إِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰئِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يٰأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا

مَن صَلّٰى عَلَيَّ وَاحِدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ عَشْرًا

حدیث من حبیب ذو شجون ‏ ‏ جنونٌ من جنونٍ من جنونٍ

سلسلۂ ذکر خیر نمبر (۱)

ذکر الحبیب

۱۳۱۰ھ

مصنفہ

جناب مولانا الحاج محمد حبیب الرحمٰن خاں صاحب شروانی رئیس بھیکم پور

باہتمام محمد مقتدی خاں شروانی

۱۳۵۶ھ ۱۹۳۷ء

شروانی پرنٹنگ پریس علی گڑھ میں چھپا

کانفرنس گزٹ علی گڑھ

یعنی

آل انڈیا مسلم ایجوکیشنل کانفرنس کا تعلیمی و اصلاحی اخبار

جو زیر نگرانی

نواب صدر یار جنگ بہادر آنریری سکریٹری کانفرنس

مہینہ میں چار بار شائع ہوتا ہے - اس میں علی گڑھ کی تعلیمی تحریک، مسائل تعلیم و تربیت موجودہ نظام تعلیم اور اصلاح تمدن و معاشرت پر بحث کی جاتی ہے۔ ہندوستان کے اسلامی پریس نے نہایت عمدہ و حوصلہ افزا الفاظ میں اس پر ریویو کیا ہے اور اس کے اخلاقی و اصلاحی بلند پایہ مضامین کی خاص طور پر مدح و ستائش کی ہے اور پراونشل مسلم ایجوکیشنل کانفرنس صوبجات متحدہ نے اپنے اجلاس دہم منعقدہ اکتوبر ۱۹۳۲ء مقام علی گڑھ کے رزولیوشن کے ذریعے سے پبلک کو اس کی مالی و اخلاقی اعانت پر زور سے متوجہ کیا تھا - طلبہ، اساتذہ، والدین اور عام ناظرین غرض سب کے لیے اس کا مطالعہ مفید اور ضروری ہے۔ اخبار بہت عمدگی و نفاست سے اچھے کاغذ پر چھپتا ہے اور مستند و تعلیم یافتہ و لائق اصحاب اس میں بلند پایہ مضامین لکھتے ہیں اور جدید تالیفات پر خاص اہتمام سے ریویو کر کے ارباب تالیف کی حوصلہ افزائی کی جاتی ہے۔ نمونہ ایک کارڈ لکھنے پر مفت ملتا ہے۔ قیمت سالانہ تین روپیہ (عہ)

اڈیٹر: اکرام اللہ خاں ندوی

ملنے کا پتہ: صدر دفتر کانفرنس سلطان جہاں منزل علی گڑھ

٦٨٦

فہرست مضامین

(ذکر الحبیب)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وردِ زباں جنابِ محمدؐ کا نام ہے

قابل درود پڑھنے کے اپنا کلام ہے

اللہ اللہ کیا شرافت ہے اس محفل ہمایوں کی جس میں جنابِ محبوبِ کبریا سرورِ اصفیا سید المرسلین خاتم النبیین حضرت احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ علیہ افضل الصلوٰۃ والثنا کا ذکر خیر ہو اور سبحان اللہ کیا سعادت ہے اُن اہل ایمان کی جو اس مجلس مبارک میں حُسن عقیدت اور خلوص نیت سے حاضر ہوں۔ یہ وہ بزم باصفا ہے جس میں انوارِ عالم قدس سے نازل ہوتے ہیں اور یہ وہ بیان رُوح افزا ہے جس کے سننے کو فرشتے آسمان سے اترتے ہیں۔ شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی فیوض الحرمین میں لکھتے ہیں کہ میں بارہویں ربیع الاوّل کو اُس مجلس پاک میں حاضر ہوا جو کہ مکہ معظمہ میں خاص مکان ولادت شریف میں منعقد تھی اور اس میں آں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تولّد کا مذکور تھا۔ دفعتہً کچھ انوار وہاں بلند ہوئے میں نے جو بہ نظر تامل دیکھا تو معلوم ہوا کہ وہ انوار تھے اُن ملائکہ کے جو ایسی متبرک محفلوں میں حاضر ہوا کرتے ہیں اور وہ انوار تھے رحمت الٰہی کے۔ پس اے مسلمانوں تم کو چاہیئے کہ اس انجمن عالی میں بصد ادب بیٹھو اور خوب ذوق وشوق سے احوال خیر اشتمال سُنو۔ اور حاضرین پر یہ بھی واجب ہے کہ درود شریف کی کثرت رکھیں۔ اللہ تعالیٰ

نے قرآن مجید میں آنحضرت پر درود پڑھنے کا امر فرمایا ہے اور حضرت سرورِ کائنات نے فرمایا ہی کہ جو میرے ذکر کو سن کر درود نہ بھیجے وہ بخیل ہی۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّ بَارِکْ وَسَلِّمْ۔ حدیث میں آیا ہے کہ اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰہُ نُوْرِیْ یعنی سب مخلوق سے پہلے خدا نے میرے نور کو پیدا کیا۔ روایت ہے کہ وہ نور عالم وجود میں آکر ستّر ہزار برس تسبیح میں مصروف رہا اور پھر اُس سے لائکہ عرش و کرسی لوح و قلم آسمان و زمین جنّ و انس غرض جملہ عالم کا ظہور ہوا۔ ازاں بعد حضرت آدم علیہ السّلام کی پیشانی اس نور سے نورانی فرمائی گئی۔ اُسی نور کی تعظیم منظور تھی جو ربُ العرش نے فرشتوں کو حضرت آدمؑ کے سجدہ کا حکم دیا اور یہی وہ گراں بہا امانت تھی جس کے تحمّل سے پہاڑ اور زمین و آسمان عاجز ہوگئے اور انسان کے حوصلۂ بلند نے بسر و چشم کہہ کر اُٹھا لیا ؂

آسماں بارِ امانت نتوانست کشید

قرعۂ فال بنامِ منِ دیوانہ زدند

یہ نورِ رحمت ظہور پشتہائے پاک سے ارحامِ طیبہ میں نقل کرتا رہا یہاں تک کہ عرب کی عزّت افزائی منظور ہوئی اور یہ ودیعت بدیع حضرت اسمٰعیل سے بنی اسمٰعیل کو اور بنی اسمٰعیلؑ میں قریش کو اور قریش میں بنی ہاشم کو اور بنی ہاشم میں عبد المطلب کو نصیب ہوئی۔ آنحضرؐ کے والد ماجد حضرت عبد اللہ عبد المطلب کے بیٹے تھے۔ یہ تو سب کو معلوم ہی کہ چاہ زمزم حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی ایڑیوں سے کُھد گیا تھا۔ ایک مدّت تو وہ کنواں بدستور رہا لیکن پھر اَٹ گیا اور اُس کا نشان تک باقی نہ رہا۔ عبد المطلب نے اُس کنوئیں کی جگہ خواب میں دیکھی اور ارادہ کیا کہ اُس کو پھر کھدوائیں قریش سدّ راہ ہوئے اور لڑائی

کی نوبت پہنچی۔ بمصداق چاہ کن را چاہ درپیش، قریش اُس معرکہ میں مغلوب ہوئے اور عبدالمطلب
غالب۔ عبدالمطلب کے اُس وقت ایک ہی بیٹا تھا انھوں نے نذر کی کہ اگر پروردگار مجھ کو
دس بیٹے عطا فرمائے اور چاہ زمزم بھی بن جائے تو میں اپنا ایک بیٹا قربانی کروں۔ خدا
تعالیٰ نے اپنے فضل سے عبدالمطلب کا مطلب پورا کر دیا۔ دس بیٹے بھی ہوئے اور چاہ
زمزم بھی درست ہو گیا۔ اب انھوں نے ارادہ کیا کہ نذر پوری کریں قرعہ جو ڈالا تو
عبداللہ کا نام نکلا۔ عبدالمطلب اُن کو ذبح کرنے لے چلے چوں کہ اُن کے چہرے میں نور
احمدی کی درخشانی تھی اس لیے سب کو اُن کا ذبح ہونا ناپسند تھا۔ آخر سو اونٹ
اُن کے سر پر سے قربان کر کے قربانی کر دی۔ عبداللہ کی شادی بی بی آمنہ سے ہوئی
جو وہب ابن عبدالمناف کی بیٹی تھیں۔ جس سال نور محمدی صلب پدر سے منتقل ہو کر
بطن مادر میں آیا قریش ہر طرح قحط سے پریشان تھے آپ کے قدوم میمنت لزوم کی برکت
سے مینہ خوب برسا اور ساری سرزمین عرب سرسبز اور سیراب ہو گئی حتیٰ کہ اس برس کا
نام قریش نے سنۃ الفتح و الابتہاج رکھا یعنی فتح اور خوشی کا سال۔ آپ کی والدہ
ماجدہ کو خواب میں آں حضرت کی ولادت باسعادت کی بشارت ہوئی اور بشارت
دینے والے نے آپ کے واسطے نام محمد بتایا۔ بارھویں ربیع الاوّل کو پیر کے دن صبح صادق
کے وقت حضرت سرور کائنات فخر موجودات نے اس عالم پاک کو اپنے وجود باجود
سے رشک افلاک بنایا۔

شعر

یکایک ہوئی غیرت حق کو حرکت — بڑھا جانب بوقبیس ابر رحمت
ادا خاک بطحا نے کی وہ ودیعت — چلے آتے تھے جس کی دیتے شہادت

ہوئی پہلوئے آمنہ سے ہویدا　　　دعائے خلیل اور نوید مسیحا

وہ نبیوں میں رحمت لقب پانے والا　　　مرادیں غریبوں کی بر لانے والا

مصیبت میں غیروں کے کام آنے والا　　　وہ اپنے پرائے کا غم کھانے والا

فقیروں کا ملجا ضعیفوں کا ماویٰ　　　یتیموں کا والی غلاموں کا مولا

خطا کار سے درگزر کرنے والا　　　بد اندیش کے دل میں گھر کرنیوالا

مفاسد کا زیر و زبر کرنے والا　　　قبائل کا شیر و شکر کرنے والا

اشعار

تو محبوب جانی و جانِ جہانی　　　فدائے تو صد عمر و صد زندگانی

بہ نور ہدایت چراغ زمینی　　　بہ رفعت فزون تر ز ہفت آسمانی

علیہ صلواتی علیہ سلامی　　　امین زمینی امانِ زمانی

تو سلطانِ جودی و شاہِ وجودی　　　بنورِ جبیں رہبر کامرانی

چو شوقِ تو دیدم فراموش کردم　　　جمالِ جوانی سماعِ اغانی

تو ساقیِ حق و جانِ جہاں را　　　ز فیضِ تو باشد شرابِ مغانی

امانِ دیاری شریعت وثاری　　　طریقت تو داری حقیقت تو دانی

شریعت چہ گوید حقیقت چہ جوید　　　معانی المبادی مبادِ المعانی

ز سیرِ سلوکِ تو جبریل واماند　　　کہ با تو نیارد کسے ہمعنانی

جمیلی کریمی جزیلی کفیلی　　　ترا قاسمی بندہ جاودانی

خالق اکبر جل جلالہ نے اس لئے کہ غافل ہوشیار و خبردار ہو جائیں آنحضرت کے تولد کے وقت بہت سے امورِ عجیبہ ظاہر فرمائے۔ ام عثمان بن ابی العاص سے روایت ہے کہ

کہ جب حضرت پیدا ہوئے تو ستارے جھک کر زمین سے ایسے قریب ہو گئے تھے کہ گمان ہوتا
تھا کہ گر پڑیں گے۔ اس میں یہ ایما تھا کہ حضرت سرورِ کائنات کل انوار کے مرکز ہیں اور ہر
شے اپنے مرکز کی طرف مائل ہوا کرتی ہے۔ ملکِ فارس کے آتشکدوں کی آگ جو ہزار برس سے
دہک رہی تھی بجھ گئی اس میں یہ رمز تھی کہ دینِ حق کے جلوہ سے آتش پرستی کی گرم بازاری
نہ رہے گی۔ دریائے ساوا سوکھ گیا اس میں یہ اشارہ تھا کہ اب آب پرستی اور پرستش
دریا پر پانی پھر جائے گا۔ تمام روئے زمین کے بت اوندھے منہ گر پڑے۔ اس کا یہ مطلب
تھا کہ آپ کی رسالت سے بت پرستی کا منہ کالا ہوگا۔ نوشیرواں بادشاہ ایران کے
محل میں زلزلہ پیدا ہوا اور اس کے چودہ کنگورے ٹوٹ گئے ؎

لرز کر گر پڑے چودہ کنگورے قصرِ کسریٰ کے
اُٹھا جب شور عالم میں نبی کی آمد آمد کا

چنانچہ آج تک وہ محل جس کا نام طاقِ کسریٰ ہے بغداد کے قریب شہر مداین کے
ویرانہ میں ٹوٹا کھڑا ہے۔ سیاح وہاں جا کر اب تک اس معجزہ کو دیکھتے ہیں اس میں یہ راز
تھا کہ آپ ہی کی برکت سے شہبازانِ عرب کے قدم تختِ جم پر جم گئے اور شاہانِ عجم کی حکومت
کی بنیاد ہل گئی، چودہ کنگورے گرنے میں یہ سر تھا کہ اس کے بعد چودہ بادشاہ اس خاندان
نوشیروانی میں اور فرماں روائی کریں گے پھر قصرِ ابیض کا خزانہ غازیانِ عرب کا مال ہوگا۔
آپ کے والد ماجد تولد شریف سے پہلے وفات پا گئے تھے۔ چھ برس کی عمر تھی کہ آپ کی
والدہ ماجدہ نے رحلت کی اور جدِّ امجد عبد المطلب پرورشِ ظاہری کے متکفل ہوئے۔
جب سن آٹھ برس تک پہونچا وہ بھی دنیا سے اٹھ گئے پھر آپ کے عم بزرگوار
ابوطالب نے سرپرستی اپنے ذمہ لی۔ بارہ برس کی عمر میں ابوطالب کے ساتھ

آپ ملک شام کو تشریف لے گئے راستہ میں ایک نصرانی عابد نے جس کا نام بحیرا تھا
اُن علامتوں سے جو اس نے اپنی کتابوں میں دیکھی تھیں آپ کو پہچانا اور دست
مبارک اپنے ہاتھ میں لے کر کہنے لگا کہ یہ بے شک رسول رب العالمین ہیں۔ آپ کے ہمراہیوں
نے پوچھا تم نے کیسے جانا تو اس نے جواب دیا کہ جس وقت تم یہاں آئے ہیں میں نے دیکھا
کہ شجر و حجر نے آپ کو سجدہ کیا۔ پچیس ۲۵ برس کی عمر میں آں حضرت نے حضرت خدیجۃ الکبریٰ
سے شادی کی۔ اکتالیسویں سال حضرت جبرئیلؑ وحی لے کر آپ کی خدمت میں آئے
اور سورۂ اقرأ نازل ہوئی جب سن شریف پچاس کا ہوا معراج واقع ہوئی۔ نزول وحی
کے بعد تیرہ برس مکہ معظمہ میں قیام فرمایا پھر ہجرت کر کے مدینہ منورہ تشریف لے گئے
اور دس برس مدینہ منورہ آپ کے جمال باکمال سے منور و مشرف رہا۔ ستائیس ۲۷ غزوہ
میں بنفس نفیس شریک ہوئے اور نو لڑائیوں میں تلوار چلائی۔ تین حج ادا فرمائے دو حج
کے فرض ہونے سے پہلے اور ایک اس کے بعد یہ آخری حج حجۃ الوداع کے نام سے مشہور ہے

خالقِ اکبر عمّ نوالہٗ نے آپ کو جمال ظاہری بھی کامل عطا فرمایا تھا ؎

وہ نبیوں میں ہوئے ایسے کہ ختم الانبیا ٹھہرے
حسینوں میں ہوئے ایسے کہ محبوب خدا ٹھہرے

حلیۂ اشرف یہ ہے۔ قد اقدس میانہ رنگ ہمایوں سرخ و سفید۔ بانکپن و ملاحت سر
بزرگ تھا۔ موئے شریف سیاہ و نرم اور کسی قدر گھونگر والے کبھی گردن تک اور کبھی
کان کی لو تک بالوں میں مانگ نکلی رہتی اور تیسرے روز تیل پڑتا۔ گوش حق نیوش
متوسط پیشانی نورانی کشادہ و تاباں۔ ابروئے مبارک باریک و خمیدہ اور کسی قدر ایک
دوسرے سے جدا دونوں ابروؤں کے بیچ میں رگ ہاشمی تھی جو غصہ کے وقت ابھر آتی۔

چشم خدا بیں بڑی پتلیاں خوب سیاہ اور سپیدی میں سُرخی کے ڈورے۔ مژگان شریف بڑی۔ رخسار معلیٰ نرم اور پُر گوشت لیکن نہ پھولے ہوئے۔ بینی پاک بلند اور روشن۔ دہن مقدس بڑا مگر نہ ایسا فراخ جو بدنما ہو۔ دندانِ مبارک تابدار اور کچھ کچھ جدا۔ وقت تکلم یہ معلوم ہوتا تھا کہ دانتوں میں سے نور نکلتا ہے اور بنگام تبسم بجلی کی سی جلا محسوس ہوتی۔ چہرہ نہ لانبا نہ بالکل گول۔ ریش احسن خوب بھری ہوئی اور اُس کے گھنے بال سینہ کو پُر کرتے۔ گردن نور معدن صاف شفاف گویا سانچے میں ڈھلی۔ دوش اقدس پُر گوشت باہم پیوستہ نہ تھے اُن کے بیچ میں مہر نبوت دست حق پرست لانبے۔ انگلیاں لمبی اور خوشنما۔ تمام بدن کے جوڑ خوب قوی اور مضبوط۔ کف دست کشادہ اور نہایت نرم۔ بغلیں سپید خوشبودار جن میں بالوں کا نام نہیں سینۂ صفا گنجینہ چوڑا۔ پنڈلیاں گول ہموار اور صاف اور فی الجملہ باریک۔ کف پا (خاکش آبروئے سرمہ) پُر گوشت اور بیچ میں خالی۔ پاؤں کی انگلیاں مضبوط انگوٹھے کے پاس کی انگلی انگوٹھے سے بڑی۔ جن خوش قسمت بزرگوں نے وہ جمالِ جہاں آرا دیکھا اُن سب کی رائے اس پر متفق ہے کہ ایسی پاکیزہ شکل نہ آپ سے پہلے دیکھی نہ آپ کے بعد۔ مزاج عالی میں نفاست بہت تھی ہمیشہ صاف ستھرے رہنے کو پسند فرماتے اور میلے کچیلے آدمی سے ناخوش ہوتے۔ جسم اطہر سے بوئے جان پرور آتی جس راہ سے آپ تشریف لے جاتے خوشبو سے مہک جاتی اور جو وہاں سے گزرتا اس کو معلوم ہو جاتا کہ حضور اس طرف سے تشریف لے گئے ہیں۔ آپ کا سایہ نہ تھا۔ سایہ تو اجسام کثیف کا ہوتا ہے۔ آپ تو سراپا نور تھے پھر سایہ کس کا ہوتا ؎

یہ تھی رمز جو اُس کا سایہ نہ تھا — کہ رنگ دوئی واں سمایا نہ تھا

آنحضرت کو جو دفعتہً دیکھتا جلالِ نبوت سے اس پر ہیبت طاری ہو جاتی مگر جب جس نے

میں رہتا اور لطف و مدارا دیکھتا اُس کا قلب آپ کی محبت سے مالا مال ہو جاتا۔ معجزات آپ کی
ذات بابرکات سے بہت صادر ہوئے چند یہاں تحریر ہوتے ہیں۔ جب آپ نے مکہ معظمہ
سے ہجرت فرمائی حضرت ابوبکر صدیقؓ ہمرکاب تھے راستہ میں سراقہ ابن مالک کافروں کے
بھیجے ہوئے سوار نے آلیا۔ حضرت ابوبکر نے دیکھ کر کہا کہ یا رسول اللہ کافر آن پہنچے۔ آپؐ نے
فرمایا لا تحزن ان اللہ معنا اے ابوبکر کچھ رنج نہ کرو خدا ہمارے ساتھ ہے۔ پھر آپؐ نے بددعا
فرمائی فوراً اس سوار کا گھوڑا پیٹ تک زمین میں دھس گیا۔ وہ فریاد کرنے لگا کہ مجھ کو اس
بلا سے نجات دیجئے۔ جو کافر راہ میں ملے گا اس کو لوٹا لے جاؤں گا۔ آپؐ نے دعا کی اُس
کا گھوڑا نکل آیا اور اس راستہ میں جو کافر اس کو ملا یہ کہہ کر لوٹاتا گیا کہ میں دیکھ کر آیا
ہوں ادھر کوئی نہیں گیا۔ دوسرا معجزہ غزوۂ حدیبیہ میں پانی نبٹ گیا اور پیاس کی
شدت ہوئی۔ آں حضرت کے پاس ایک لوٹے میں پانی تھا جس سے آپ نے وضو فرمایا
اہل لشکر حاضر خدمت ہوئے اور عرض کیا کہ سوائے اس لوٹے کے پانی کے فوج میں پانی
بالکل نہیں نہ پینے کو اور نہ وضو کرنے کو آپ نے دست مبارک اس لوٹے میں رکھ دیا اور
آپ کی انگلیوں سے پانی چشمہ کی طرح اُبلنے لگا۔ سب نے خوب پیا اور وضو کیا۔ حضرت
جابرؓ سے جو اس حدیث کے راوی ہیں لوگوں نے پوچھا کہ اس روز سب کتنے آدمی
وہاں تھے انھوں نے کہا کہ اگر لاکھ آدمی ہوتے تو بھی سیراب ہو جاتے ہم
سب پندرہ سو آدمی تھے۔ تیسرا معجزہ حضرت جابرؓ روایت کرتے ہیں کہ آں حضرتؐ کے
ہمراہ ایک مرتبہ چلے ایک کھلے میدان میں منزل ہوئی آپ قضائے حاجت کے واسطے
تشریف لے گئے اتفاقاً وہاں کچھ آڑ نہ تھی میدان کے کنارے پر دُور دُور البتہ دو درخت
تھے آپ اُن کے پاس تشریف لے گئے اور ایک درخت کی شاخ پکڑ کر فرمایا اِنْقَادِیْ

عَلَیَّ باذن اللہ یعنی خدا کے حکم سے میرے ساتھ چلا آ۔ وہ درخت اس طرح آپؐ کے ساتھ
ہو لیا جیسے کوئی اونٹ کی نکیل پکڑے لاتا ہے۔ پھر آپؐ نے دوسرے درخت کی طرف قدم رنجہ
فرمایا اور اس کو بھی وہی ارشاد کیا وہ بھی ہمراہ ہو لیا۔ جب بیچ میدان میں آئے۔ آپؐ
نے حکم دیا کہ خدا کے حکم سے دونوں مل جاؤ۔ دونوں مل گئے۔ اُن کی آڑ میں بیٹھ کر آپؐ نے
فراغت حاصل کی پھر وہ دونوں الگ الگ ہو گئے۔ چوتھا معجزہ حضرت سلمہ بن اکوع
کے پاؤں میں زخم کا نشان تھا کسی نے پوچھا یہ کیا ہے؟ انھوں نے کہا کہ خیبر کی لڑائی
میں میرے زخم لگا تھا اُسے دیکھ کر ساتھ والوں نے کہا کہ اب سلمہؓ نہ بچیں گے میں حضور
نبوی میں حاضر ہوا اور آپؐ نے تین بار لعاب دہن اس میں ڈال دیا اور سب شکایات
جاتی رہیں۔ پانچواں معجزہ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ میری والدہ مشرکہ تھیں اور میں ہمیشہ
اسلام لانے کے واسطے ان سے کہا کرتا تھا کہ ایک دن میں نے اُن کو دعوت اسلام دی انھوں
نے آنحضرتؐ کی شان میں کچھ کلمات مکروہ استعمال کئے میں روتا ہوا در اقدس پر حاضر ہوا
اور گزارش کی کہ یا رسول اللہ میری ماں کے لئے دعائے ہدایت فرمایئے آپؐ نے فرمایا
اللھم اھد ام ابی ھریرۃ یعنی اے اللہ ابوہریرہؓ کی ماں کو ہدایت دے میں آپؐ
کی دعا سے خوش ہو کر چلا آیا گھر کے دروازہ پر جو پہنچا تو دروازہ بند۔ میری والدہ نے میرے
پاؤں کی آہٹ سن کر کہا کہ ابوہریرہؓ وہیں کھڑے رہو۔ میں کھڑا ہو گیا اور پانی کے گرنے کی آواز
سنی والدہ نہا کر اور کپڑے پہن کر کواڑ کھولنے آئیں اور ایسے جلد کہ دوپٹہ بھی نہ اوڑھا۔
دروازہ کھولا اور مجھ کو مخاطب کر کے کہنے لگیں۔ اشھد ان لا الہ الا اللہ و اشھد
ان محمدا عبدہ و رسولہ۔ میں دیکھ کر آپؐ کو یہ خوشخبری سنانے دوڑا اور
جوش خوشی سے میرے آنسو جاری تھے۔ آپؐ نے سن کر شکر ادا کیا اور کلمات خیر

فرمائے۔ چھٹا معجزہ۔ ایک شخص آپ کا منشی تھا۔ شامت اعمال سے مرتد ہو گیا اور مشرکوں میں جا ملا۔ آپؐ نے سن کر فرمایا زمین اس کو نہ لے گی۔ حضرت ابو طلحہؓ کہتے ہیں کہ اتفاقاً میرا گزر اس سرزمین پر ہوا جہاں وہ مرا تھا کیا دیکھتا ہوں کہ اُس کی لاش باہر پڑی ہے۔ میں نے سبب پوچھا لوگوں نے کہا کہ ہم نے بہت دفعہ دفن کیا زمین اس کو قبول ہی نہیں کرتی۔ ساتواں معجزہ حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ آپ خطبہ فرمانے کے وقت ایک چوبی ستون سے تکیہ لگا کر کھڑے ہوا کرتے تھے۔ جب منبر تیار ہوا اور آپؐ نے اس پر استادہ ہو کر خطبہ ارشاد فرمایا تو وہ لکڑی کا ستون اس طرح چیخنے لگا کہ گمان ہوتا تھا شق ہو جائے گا۔ آپؐ منبر سے اُترے اور اس کو پکڑ کر چپٹا لیا تب وہ چپ ہوا اور ایسی سسکیاں بھرنے لگا جیسے کسی بچے کو رونے سے چپ کرتے ہیں اور وہ سسکتا ہے۔ حضرت جابرؓ نے کہا ہے کہ وہ اس بیان کے شوق میں رو یا جو آپؐ سے سُنا کرتا تھا۔ آٹھواں معجزہ حضرت ابو بکرؓ سے روایت آئی ہے کہ آپؐ نے فرمایا کہ میری امت کے لوگ ایک وسیع زمین پر آباد ہوں گے جس کا نام بصرہ ہے اور اس دریا کے کنارے پر جس کا نام دجلہ ہے دریا پر پُل ہوگا۔ وہاں آبادی بکثرت ہوگی اور وہ شہر منجملہ اُن شہروں کے ہوگا جو مسلمان آباد کریں گے آخر زمانہ میں قنطورا[1] کی اولاد جن کے منہ چوڑے اور آنکھیں چھوٹی ہوں گی حملہ کرے گی اور لب دریا اُترے گی اہل شہر کے تین حصے ہو جائیں گے۔ ایک حصہ جان بچانے کو بھاگے گا اور جنگل میں ہلاک ہوگا دوسرا فرقہ امان لے گا وہ بھی قتل ہوگا۔ تیسرے فریق کے آدمی اپنے اہل و عیال کی حفاظت کے لئے لڑیں گے۔ وہ شہید ہیں۔ سبحان اللہ یہ پیشین گوئی ہمارے

---

[1] نام قوم ترک۔ ۱۲

ختم المرسلین کی کیسی سچی ہوئی۔ دجلہ کے کنارے خلفائے عباسیہ نے متصل بصرہ شہر بغداد آباد کیا اس کی رونق اور آبادی عروج کمال پر پہنچی۔ آپ کی وفات کے چھ سو چالیس برس بعد تاتاری ترکوں نے ہلاکو خاں کی ماتحتی میں بغداد پر حملہ کیا۔ بڑے بڑے علما اور خلیفہ مستعصم باللہ امان لے کر باہر نکلے تاتاریوں نے سب کو ذبح کر ڈالا۔ ہزاروں مسلمان لڑ کر شہید ہوئے بہت سے بیچارے جان بچا کر بھاگے۔ خدا جانے غربت اور پریشانی میں کس مصیبت میں بیچارے مرے۔ حضرت کی ذات بابرکات جامع جمیع صفات و کمالات تھی خالق عالم جل جلالہٗ اپنے کلام پاک میں فرماتا ہے انک لعلی خلق عظیم اے محمد تمہارا اخلق بہت بڑا ہے۔ آپ کے حلم اور عفو کا یہ عالم تھا کہ جب جنگ احد میں مشرکین سے لڑائی ہوئی تو آپ کا نیچے کا ایک دانت پتھر کے صدمہ سے شہید ہو گیا۔ سر گنجینۂ اسرار میں ایک زخم لگا اور چہرۂ مبارک پر خون بہنے لگا۔ اصحابؓ نے جو یہ رنگ دیکھا اُن کو بہت شاق ہوا اور عرض کرنے لگے کہ یا رسول اللہ ان کافروں کے حق میں دعائے بد فرمائیے آپؐ نے جواب دیا کہ میں بددعا دینے کے واسطے نہیں بھیجا گیا ہوں خدا نے مجھ کو اپنی مخلوق کے لئے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔ پھر ان کافروں کے حق میں یہ دعا زبان حق ترجمان پر جاری ہوئی اللھم اھد قومی فانھم لایعلمون یعنی اے خدا میری قوم کو ہدایت دے وہ جانتے نہیں ہیں اللہ اللہ یہ بلندیٔ حوصلہ کفار کی وہ شقاوت اور آپ کی یہ شفقت اُنھوں نے زحمت پہنچائی آپؐ نے دعائے خیر سے اُن کو یاد کیا اور پھر اس لطف سے کہ قومی کہہ کر اور بارگاہ الٰہی میں ان کی طرف سے عذر خواہی بھی کر دی کہ وہ یہ جہالت اس لئے کرتے ہیں کہ میرا مرتبہ نہیں سمجھتے ہیں ؎

لا یمکن الثناء کما کان حقہٗ
بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

جود و سخاوت کا یہ حال کہ حضرت جابرؓ بن عبداللہ روایت کرتے ہیں کہ آپ نے کبھی سوال کے جواب میں "لا" نہیں فرمایا۔ ایک مرتبہ نوے ہزار درہم آپ کے پاس آئے ان کو آپ نے بانٹنا شروع کیا جو سامنے آیا اسی کو عطا فرماتے گئے یہاں تک کہ سب اسی وقت بانٹ دیے۔

بر روئے زدہ کف خجالت   با جود کف تو بحر مواج

شجاعت اور بہادری کی یہ کیفیت تھی کہ حضرت علیؓ شیر خدا فرماتے ہیں کہ جب لڑائی کا معرکہ گرم ہوتا تھا تو آنحضرتؐ سب سے آگے ہوتے تھے۔ ایک شب مدینہ والوں کو کچھ خوف پیدا ہوا اور آدمی باہر دوڑے کہ دیکھیں کیا ہے۔ وہاں کیا دیکھتے ہیں کہ آپ سب سے پہلے مقام خطرناک پر اس شان سے پہنچ گئے تھے کہ ابو طلحہؓ کے گھوڑے کی ننگی پیٹھ پر سوار تھے اور تلوار شانے سے آویزاں تھی۔ ان لوگوں کو آپؐ یہ فرما کر تسلی دینے لگے لم تراعوا لم تراعوا مت گھبراؤ مت گھبراؤ۔

در صف ہیجا بوقت صولت اعدا
کوہ خجل ماند از ثبات محمدؐ

حیا کا یہ نقشہ کہ اگر کوئی شخص برا کام کرتا اور آپؐ اس کو سنتے تو نصیحت فرمانے کے وقت اس آدمی کا نام نہ لیتے بلکہ یوں فرماتے کہ لوگوں کو کیا ہو گیا ہے جو ایسے برے کام کرتے ہیں۔ خلق خدا پر عنایت و شفقت کا یہ حال تھا کہ آپ کی رافت و مہربانی اپنے بندوں کے حال پر ملاحظہ فرما کر خود خدا تعالیٰ نے اپنے دو نام نامی آپ کو بطور خطاب

عطا فرمائے یعنی وبالمومنین رؤفٌ رّحیم۔ دوسری جگہ فرمایا ہے وما ارسلناکَ
الّا رحمۃ للعالمین اس رحمت پر روح فدا ہو جس کے لحاظ سے اللہ تعالیٰ نے کافروں
پر بھی اگلی امتوں کے گنہگاروں کی طرح عذاب نازل نہیں فرمایا اور منافق
بدسرشت آفت قہر سے بچے رہے آپ کے پاس بیٹھنے والے سب یہی خیال کرتے
کہ سب سے زیادہ نظر عنایت مجھی پر ہے۔ حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ میں آٹھ
برس کی عمر سے اٹھارہ سال کی عمر تک آپ کی خدمت کرتا رہا کبھی آپ نے ہوں
نہیں کہا۔ اگر میں نے کوئی کام کیا تو یہ نہ فرمایا کہ کیوں کیا اور نہ کیا تو یہ نہ پوچھا کہ کیوں یہ
کام نہیں کیا۔ اگر نماز میں کسی بچے کے رونے کی آواز گوش مبارک میں جاتی تو غایت
لطف سے آپ نماز جلد ختم فرما دیتے تاکہ اس بچے کے مربی اس کی تسکین و تشفی کر سکیں۔
بلی پیاسی آتی تو آپ پانی کا برتن اس کی طرف جھکا دیتے اور جب تک وہ خوب
نہ پی لیتی آپ برتن جھکائے رکھتے۔ عہد کی استواری اور وفاداری اس قدر تھی
کہ ایک یہودی کا قرض آپ کے ذمہ تھا ایک دن اس نے تقاضا کیا۔ آں حضرتؐ نے
فرمایا کہ اس وقت تو میرے پاس کچھ نہیں ہے۔ اس نے کہا کہ اے محمدؐ میں تم کو یہاں سے
بے لیئے نہ جانے دوں گا۔ آں حضرت نے فرمایا۔ اچھا میں تمھارے پاس بیٹھا جاتا
ہوں۔ یہ کہہ کر آپ وہاں بیٹھ گئے اور پانچوں وقت کی نماز وہیں آپؐ نے پڑھی۔
صحابی اس یہودی کو ڈراتے اور دھمکاتے تھے۔ آخر آپ سے عرض کرنے لگے کہ
یا رسول اللہ ایک یہودی آپ کو روکے بیٹھا ہے آپ نے فرمایا کہ خدا نے مجھ کو
عہد شکنی سے منع فرمایا ہے۔ جب دن چڑھا تو وہ یہودی کلمہ پڑھ کر مسلمان
ہو گیا۔ اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ یہ گستاخی میں نے اس واسطے کی کہ دیکھوں

توریت میں جو صفت نبی آخر الزماں کی ہے آپ میں پائی جاتی ہے یا نہیں اب مجھ کو معلوم ہو گیا کہ بے شک آپ سچے نبی ہیں۔ وہ یہودی بڑا مالدار تھا اپنا سب مال لاکر آپ کی خدمت میں پیش کیا کہ اس کو راہ خدا میں صرف کیجئے آپ کو حضرت حلیمہ نے دودھ پلایا تھا جب کبھی وہ آتیں تو آپ اپنی چادر بچھادیتے کہ وہ اس پر بیٹھ جائیں۔ حضرت خدیجہؓ آپ کی بیوی تھیں اگرچہ اُن کا انتقال ہو گیا تھا لیکن جب آپؐ کے پاس ہدیہ آتا تو آپ فرما دیتے یہ فلاں عورت کے گھر دے آؤ خدیجہؓ سے اور اس سے محبت تھی۔ جب حضرت خدیجہؓ کی کوئی ملنے والی دولت خانہ پر آنکلتی تو آپ بڑی نوازش و نرمی سے اُس کا حال پوچھتے۔ تمکین و وقار ایسا کہ آپ کبھی قہقہہ نہ مارتے صرف تبسم فرماتے۔ اکثر سکوت میں رہتے اور بے ضرورت کلام نہ فرماتے۔ مجلس ہمایوں میں آواز بلند کوئی بات نہ کرتا حاضرین اس طرح ساکت بیٹھتے جیسے اُن کے سروں پر چڑیاں بیٹھی ہیں۔ آپؐ کے زہد کی یہ کیفیت تھی کہ اگرچہ اخیر زمانہ میں آپ حجاز، یمن و دیگر ممالک عرب اور عراق و شام کے سرحدی ملکوں کے بادشاہ تھے لیکن حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ آپؐ نے کبھی دو دن برابر جَو کی روٹی بھی پیٹ بھر کر نہیں کھائی یہاں تک کہ آپؐ دنیا سے رحلت کر گئے۔ اکثر ایسا ہوتا کہ ایک ایک مہینہ گھر کا چولھے میں آگ نہ جلتی اور آپ مع اپنے اہل وعیال کے صرف سوکھی کھجوروں پر قناعت فرماتے آپ اپنا جوتا اپنے ہاتھ سے گانٹھ لیتے اپنی بکریوں کا دودھ خود دوہ لیتے پھٹے پرانے کپڑے سی لیتے غرض اپنا اکثر کام خود اپنے ہاتھ سے کر لیا کرتے اور فرماتے تھے کہ اپنا کام اپنے آپ کرنا چاہیئے کسی دوسرے کی مدد کا محتاج اتنا بھی

نہ رہے کہ مسواک کے ٹکڑے کی برابر اس سے مدد مانگے۔ ایک دفعہ سفر میں آپ نے
بکری ذبح ہونے کا حکم دیا ایک نے کہا ذبح میں کروں گا دوسرا بولا کھال میں اتاروں گا
تیسرے نے کہا میں پکاؤں گا۔ آپ نے فرمایا لکڑیاں میں لاؤں گا۔ لوگوں نے کہا
کہ حضرت آپ کی طرف سے ہم لے آئیں گے۔ آپ نے فرمایا یہ سچ ہے لیکن میں نہیں
چاہتا کہ اپنے آپ کو سب یاروں سے ممتاز بناؤں خدا اس بات کو پسند نہیں فرماتا۔
یہ کہہ کر آپ لکڑیاں لینے تشریف لے گئے۔ حضرت ابوطلحہؓ کہتے ہیں کہ ابتدائے عہد
میں ہم نے فقر و فاقہ کی شکایت کی اور اپنے پیٹ کھول کر دکھائے کہ ایک ایک پتھر ہم
سب کے پیٹ سے بندھا ہوا تھا۔ آنحضرت نے جو اپنا شکم مبارک دکھایا تو اس پر
دو پتھر بندھے ہوئے تھے۔ روحی فداک یا رسول اللہ۔ تواضع اور انکسار آپ کے مزاج
میں ایسا تھا کہ مجلس میں جہاں جگہ مل جاتی بیٹھ جاتے اہل محفل کے زانو سے اپنا زانو
آگے نہ بڑھاتے۔ اگر صحابہؓ آپ کی تعظیم کو اُٹھ کھڑے ہوتے تو آپ اُن کو منع
فرما دیتے کوئی مسکین بیمار ہوتا تو آپ اُس کی عیادت کو تشریف لے جاتے اگر کوئی غلام
بھی دعوت کرتا تو آپ قبول فرما لیتے۔ آپ کی شان جلال دیکھ کر اکثر آدمی خائف
ہو جاتے تو آپ اُن کو یوں تسکین فرماتے کہ میں کوئی بادشاہ تھا نہیں ہوں قریش کی
ایک عورت کا بیٹا ہوں تم مطمئن رہو۔ امانت آپ میں ایسی تھی کہ خدا تعالیٰ قرآن پاک میں
آپ کی امانت کی مدح فرماتا ہے مُطاع ثم امین اس سے زیادہ اور کیا ثبوت ہوگا کہ کفار
گو ہر چند آپ کے سخت دشمن تھے مگر جب کوئی اُن سے آپ کی نسبت سوال کرتا تو یہی کہتے
کہ چاہے کچھ ہو آپ امین اور سچے تو ضرور ہیں۔ جب آپ کا فرمان ہرقل بادشاہ
قسطنطنیہ کے پاس پہنچا تو اس نے اہل دربار کو حکم دیا کہ دیکھو آج کل ہمارے شہر

میں عرب بھی ہیں یا نہیں اگر ہوں تو میرے سامنے لاؤ تاکہ اُن سے آپؐ کے حالات دریافت کروں۔ اتفاقاً قریش کا ایک کاروان وہاں گیا ہوا تھا۔ ابوسفیانؓ قافلہ سالار تھے۔ بادشاہ نے اُن سے پوچھا کہ یہ نبی کبھی جھوٹ بھی بولتے ہیں تو ابوسفیانؓ نے باوجود اس وقت کافر ہونے کے کہا کہ نہیں آپؐ نے آج تک کبھی خیانت نہیں کی اور نہ کبھی جھوٹ بولتے ہیں ؎

حق جلوہ گر ز طرزِ بیانِ محمدؐ ست
آرے کلام حق بزبانِ محمدؐ ست

اپنے ربّ کا خوف اس قدر تھا کہ شب کو نماز میں یہاں تک قیام فرماتے کہ پائے مبارک ورم کر جاتے۔ آپ کی یہ جفاکشی دیکھ کر صحابیوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپؐ کے تو اگلے پچھلے سب گناہ خدا نے عفو فرما دیئے پھر کیوں اس قدر تکلیف اور زحمت آپؐ اٹھاتے ہیں۔ آپؐ نے جواب میں فرمایا افلا اکون عبداً شکوراً یعنی جب خدا نے مجھ پر اتنے احسان کئے ہیں تو کیا میں شکر بھی ادا نہ کروں۔ روایت ہے کہ آپ ایک دن میں سو سو دفعہ استغفار فرماتے۔ نماز میں خشوع قلب کا یہ عالم تھا کہ فرط جوش سے سینۂ انوار خزینہ سے ایسی آواز نکلتی جیسے دیگچی جوش کھا رہی ہو۔

غالب ثنائے خواجہ بہ یزداں گزاشتیم
کاں ذاتِ پاک مرتبہ دانِ محمدؐ ست

اللھم صل علی سیدنا محمد و علیٰ اٰلِ سیدنا محمد و بارک وسلم

نواب صدر یار جنگ بہادر کی تصانیف

ذکرِ حبیب — یہ رسالہ حضور آقائے نامدار صلعم کے حالات میں معتبر و مستند ہے اور مجالس میں پڑھنے کے لئے نہایت موزوں ہے۔ قیمت ۱ر

ذکرِ جمیل — یہ کتاب حضور رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حالات میں ہے اور درحقیقت آپ کی مقدس زندگی و پاکیزہ اخلاق کا مرقع ہے جس کے پڑھنے سے قلب پر خاص اثر پڑتا ہے۔ یہ معتبر رسالہ اس قابل ہے کہ محافل و مجالس میلاد شریف میں پڑھا جائے۔ زبان کی لطافت و شیرینی اور بیان کا حسن ادب قابل داد ہے .. . . قیمت ۳ر

سیرۃ الصدیق — حضرت خلیفۂ اوّل کے پاک حالات نہایت اعلیٰ درجہ کے چھپے ہوئے۔ حجم تقریباً پونے دو سو صفحے قیمت ۱۰ر

ذکرِ محبوب — یعنی وہ بیان جو نواب صدر یار جنگ بہادر نے گیارہویں شریف کی تقریب میں ٹولی مسجد حیدرآباد (دکن) میں بتاریخ ۱۶ ربیع الآخر سنہ [illegible]ھ کیا جس میں حضرت پیرانِ پیر شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ کے پاکیزہ حالات نہایت خوش اسلوبی کے ساتھ بیان ہوئے ہیں۔ .. . . قیمت ۳ر

نقشِ وفا — حقوق و فرائض زوجین کے متعلق نہایت بیش بہا نصائح و مفید ہدایات دستور العمل بنانے کے قابل ہیں۔ نوشتہ جناب مولانا محمد حبیب الرحمٰن خاں شروانی صدر الصدور و جناب نفیس دلہن صاحبہ دروایہ .. قیمت ۸ر

ملنے کا پتہ محمد مقتدیٰ خاں شروانی علی گڑھ

علمائے سلف

ہماری قومی زبان اردو کے مشہور مصنف مولانا محمد حبیب الرحمٰن خاں صاحب شروانی کی نہایت مقبول تصنیف (جو عربی کی مستند ترین تاریخی کتابوں کے تقریباً چھ ہزار (۶۰۰۰) صفحات کے عمیق مطالعہ کا نتیجہ ہے) اس کتاب سے ایک نظر میں معلوم ہو سکتا ہے کہ اپنے عروج کے زمانہ میں مسلمانوں کے اندر علم کا کس قدر رواج تھا اور مسلمان علماء کی پبلک اور پرائیویٹ زندگی کی کیا کیفیت تھی مختصر یہ ہے کہ ایسی کتاب دنیا کی کسی زبان میں آج تک نہیں لکھی گئی۔ کتاب کی خوبی صرف دیکھنے سے تعلق رکھتی ہے۔ بیان اور زبان کی پاکیزگی و شستگی کے ساتھ لکھائی چھپائی بھی نہایت دیدہ زیب ہے قیمت ۸ر

نابینا علماء

علمائے سلف کے سلسلہ میں یہ رسالہ ان مسلمان علماء کے حالات میں ہے جنھوں نے سر کی آنکھوں سے محروم ہونے کی باوجود علم کے نور سے نہ صرف اپنے بلکہ دوسروں کے دل و دماغ کو منور کیا۔ دنیا کی ہر زبان میں ایسے رسالے بہت کم ہیں۔ اردو زبان میں سب سے پہلا اور اب تک واحد رسالہ ہے۔ قیمت ۲ر

مجنوں لیلیٰ

خمسۂ خسروی کی تیسری مثنوی قیس عامری کے عشق کا مشہور عاشقانہ نظم جس میں سوز و گداز درد کوٹ کوٹ کر بھر دیا ہے۔ یہ تصحیح و تنقید جناب نواب صدر یار جنگ بہادر مولانا الحاج محمد حبیب الرحمٰن خاں صاحب شروانی صدر الصدور امور مذہبی ریاست حیدرآباد دکن۔ قیمت ۔ے

سرسید کی یاد

یعنی وہ مقالہ جو نواب صدر یار جنگ بہادر نے سرسید ڈے کے موقع پر ۲۸ مارچ ۱۹۳۵ء کو مسلم یونیورسٹی کے ام پور حامد ہال (یونین ہال) میں پڑھا تھا جس میں سرسید کی تعلیمی جد و جہد کا ذکر نہایت دلچسپ اور محققانہ پیرایہ میں کیا گیا ہے قیمت ۱۰

ملنے کا پتہ محمد مقتدی خاں شروانی علی گڑھ

فقہ حنفی یعنی وہ رسالہ جس میں فقہ حنفی کی تاریخی حقیقت سے مورخانہ و محققانہ بحث ہی اور جس میں ضمناً حضرت ابو حنیفہ امام اعظم رضی اللہ عنہ اور ان کے نامور شاگردوں امام ابو یوسف اور امام محمد اور بعض دیگر اساطین فقہ حنفی حضرت عبد اللہ ابن مسعود، علقمہ بن قیس، مسروق الہمدانی، اسود النخعی، عمر بن شرحبیل، شریح القاضی، ابراہیم النخعی، حماد بن ابی سلیمان رضی اللہ عنہم کے حالات سے بھی التقات ہی۔ قیمت ۴ر

آفتابِ رسالت جس میں پیغمبر آخر الزماں رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی مقدس زندگی کے حالات نہایت صحیح صحیح صاف اور سادہ طور پر بیان کئے گئے ہیں۔ یہ رسالہ مسلمانوں کے مذہبی جلسوں اور مولود شریف کی محفلوں میں پڑھے جانے کے لائق ہی . . . . . . قیمت ۸ر

شانِ رسالت یہ وہ تقریر ہی جو نواب صاحب ممدوح نے اپنے دار الریاست حبیب گنج کی محفل میلاد مبارک میں بتاریخ ۱۱ ربیع الآخر سنہ ۱۳۲۵ھ ارشاد فرمائی اور جس میں قرآن شریف کے لفظ "شاکلہ" کی تفسیر بیان کرکے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات مبارک کے چند مراتب کو اس پر منطبق کیا ہی جیسے رسالت، معراج، شفاعت، رفع ذکر وغیرہ وغیرہ . . . قیمت ۲ر

رسالتِ عامّہ یہ بھی نواب صاحب ممدوح کی ایک تقریر ہی جو میلاد مبارک کے جلسے میں کی گئی تھی اور جس میں بتایا گیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت تا قیام قیامت تمام نسلوں، قوموں اور جماعتوں کے لئے ہی . . . . قیمت ۲ر

(ملنے کا پتہ محمد مقتدیٰ خاں شروانی علی گڑھ)

استاذ العلماء حضرت مفتی محمد لطف اللہ صاحب مرحوم کے سوانح۔ جن کے ضمن میں اُن کے استاذ مفتی عنایت احمد صاحب شہید اور استاذ الاساتذہ مولوی میر گوہر علی صاحب مرحوم کے کچھ مختصر حالات اور مفتی صاحب مرحوم کے اجلّ شاگردوں کے اسماء بھی شامل ہیں۔ اس رسالے سے پہلے زمانہ کے اساتذہ اور تلامذہ کے طریق افادہ و استفادہ پر عمدہ روشنی پڑتی ہے تعلیم قدیم و جدید دونوں سے تعلق رکھنے والوں کے لیے یکساں سبق آموز ہے .. .. قیمت ۳ر

تبصرہ (ریویو) تاریخ خطیب بغدادی پر۔ یہ کتاب تاریخ اسلام کے متعلق نہایت معرکۃ الآرا کتاب ہے جو نایاب خیال کی جاتی تھی اور حال ہی میں چھپ کر آئی ہے۔ خود کتاب پر ریویو کے علاوہ مصنف (خطیب بغدادی) شہر بغداد، محمد بن اسحٰق صاحب سیرۃ، محمد بن جریر طبری، امام ابو حنیفہ اور اُن کی فقہ اور اساطین فقہ حنفی مثلاً حضرت علامہ امۃ عبد اللہ ابن مسعود، علقمہ، اسود، شرحبیل، مسروق، شریح، ابراہیم، حماد، محمد، ابو یوسف وغیرہم رضی اللہ عنہم اور فقہ حنفی پر نہایت دلچسپ اور قابل قدر مضامین ہیں۔ .. .. قیمت ۵ر

خطبہ افتتاحیہ حیدرآباد ایجوکیشنل کانفرنس منعقدہ ذی الحجہ ۱۳۴۳ھ از مولانا محمد حبیب الرحمن خاں صاحب شروانی۔ کہنے کو تو یہ کانفرنس کا خطبہ صدارت ہے۔ لیکن جو کچھ ہے وہ دیکھنے سے تعلق رکھتا ہے اس کا ایک ایک لفظ عبرت و بصیرت کا باعث اور خواب غفلت سے بیدار کرنے والا ہے ضخامت ۲۰ صفحے۔ قیمت ایک آنہ ا؎

ملنے کا پتہ محمد مقتدی خاں شروانی علی گڑھ

ذکر شریف
ایک مجلس میلاد کی تقریر جس میں آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاک حالات اور مبارک عادات اور بطور نمونہ چند معجزات کا نہایت عمدہ پیرایہ میں بیان کیا گیا ہے۔ .. .. قیمت ۴ر

پیغامِ رحمت
یوم النبی کے موقع کی تقریر جس میں بتایا گیا ہو کہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ سے خدا کی طرف سے اُس کے بندوں کو توحید، امن، علم، مساوات، اخوت، حقوق، عدل، پارسائی، تقویٰ اور صفائی و پاکیزگی کے کیسے کیسے جاں پرور پیغام ملے .. .. .. قیمت ۲

اسلامی اخلاق
مضمون اخلاق پر دل نشیں بحث کرنے کے بعد اچھے اور برے اخلاق کے متعلق کثیر التعداد حدیثوں کا اردو ترجمہ دیا ہو اور اخلاق جیسے خشک مضمون کو شگفتہ بنانے کی کامیاب کوشش کی ہو۔ بڑوں اور بچوں کے لئے یکساں مفید ہو .. .. قیمت ۸ر

عرضِ اخلاص
ایک تقریر جس میں بتایا گیا ہو کہ مسلمان لڑکیاں ضرورتِ زمانہ کے مطابق ضرور عمدہ تعلیم پائیں۔ مگر اس طرح کہ شعائرِ اسلام پر نہایت استحکام کے ساتھ قائم رہیں اور سادہ اسلامی معاشرت کو ہاتھ سے نہ جانے دیں .. .. قیمت ۲ر

تذکرۂ بابر
ہندوستان میں سلطنتِ مغلیہ کی بنیاد رکھنے والے شاہ ظہیر الدین بابر غازی کے نہایت دلچسپ حالات جو اخلاقی اور تاریخی دونوں حیثیتوں سے نہایت دلچسپ اور قابلِ مطالعہ ہیں۔ قیمت ۶ر

ملنے کا پتہ محمد مقتدیٰ خاں شروانی علی گڑھ

خطبۂ صدارت

یعنی جناب مولانا محمد حبیب الرحمن خاں صاحب شروانی سابق صدر الصدور امور مذہبی سرکار نظام کا خطبہ صدارت جو ممدوح نے بحیثیت صدر اجلاس پراونشل کانفرنس صوبہ بمبئی بمقام پونا اگست ۱۹۱۸ء میں پڑھا تھا۔ قیمت ۱ر

خطبۂ صدارت شعبۂ اردو

۱۹۲۸ء میں آل انڈیا اورنٹل کانفرنس کا پانچواں اجلاس لاہور میں منعقد ہوا۔

نواب صدر یار جنگ بہادر مولانا محمد حبیب الرحمن خاں صاحب حسرت شروانی اس شعبہ کے صدر تھے۔ اس موقع پر آپ نے جو خطبہ صدارت ارشاد فرمایا۔ اس نے ہر طرف سے خراج تحسین وصول کیا۔ یہ خطبہ اردو زبان کی تاریخ میں ہمیشہ یادگار رہے گا۔

اس مختصر اشتہار میں یہ بتانا ناممکن ہے کہ یہ خطبہ کیا چیز ہے۔ مختصر یہ کہ مصنف کی مدت العمر کی واقفیت، ذوق سلیم، حسن مذاق و وسعت معلومات کا نتیجہ ہے، اور باعتبار جامعیت صحت، تاریخی واقعات، ایجاد و طرز بیان آپ اپنی مثال ہے۔ یہ ایسا خطبہ نہیں جو ایک بار پڑھ لینے یا سن لینے کے بعد بیکار ہو جائے بلکہ باقاعدہ سمجھکر پڑھنے اور مطالعہ کرنے کی چیز ہے۔ چھپائی لکھائی نہایت عمدہ نفیس کاغذ سفید و مضبوط قیمت ۶ر

حالات حزیں

آل انڈیا مسلم ایجوکیشنل کانفرنس کے سالانہ اجلاس منعقدہ بنارس میں نواب صدر یار جنگ بہادر مولانا حاجی محمد حبیب الرحمن خاں صاحب شروانی نے مشہور نازک خیال شاعر علی حزیں پر ایک پر مغز لکچر دیا تھا، چونکہ بنارس حزیں کا مدفن ہے اس لئے یہ لکچر اور زیادہ دلچسپی سے سنا گیا، اس لکچر میں نہ صرف حزیں کے دلچسپ حالات بیان کئے گئے ہیں بلکہ اس کی شاعرانہ حیثیت پر بحث کرکے منتخب کلام بھی پیش کیا گیا ہے۔ قیمت ۳ر

ملنے کا پتہ محمد مقتدی خاں شروانی علی گڑھ

(ذیل کی تین کتابیں (۱) ذکر مبارک (۲) یادِ ایام اور (۳) گنجینۂ سلیمانی ۔ نواب صدر یار جنگ بہادر کی مصنفہ نہیں ہیں البتہ ممدوح کی پسند کردہ ہیں)

ذکر مبارک

یہ کتاب حضرت سرور کائنات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مختصر مگر معتبر و مستند سوانح عمری ہے۔ باوجود اختصار کوئی ضروری بات آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات مبارک کے متعلق ایسی نہیں ہے جو اس کتاب میں موجود نہ ہو۔ مثلاً حضور کے خاندان ولادت، رضاعت اور ایام طفولیت کے واقعات لکھنے کے بعد زمانہ نبوت سے پہلے کے حالات بیان کئے ہیں۔ اس کے بعد عہد نبوت اور مکہ معظمہ کے زمانہ قیام کے سبق آموز حالات اور کفار سے جو معاملات پیش آئے ان کا ذکر ہے پھر ہجرت اور قیام مدینہ منورہ کے زمانہ کے حالات اور تمام لڑائیوں کا تذکرہ ہے اس کے بعد تمام ضروری حالات زمانہ وفات تک کے لکھے ہیں۔ اخیر میں ازواج مطہرات و اولاد کا مفصل تذکرہ اور پھر بہت خوبی کے ساتھ آپ کے تمام محاسن و اخلاق کا تذکرہ ہے۔ کتاب ۹۹ عنوانوں پر منقسم ہے۔ علیا حضرت بیگم صاحبہ بھوپال مرحومہ نے تین مرتبہ کتاب کو بغرض حصول ثواب شائع کیا۔ ایک ہزار جلدیں کانفرنس کو بغرض تقسیم عطا فرمائی تھیں جب اخبارات میں اعلان کیا گیا تو قریباً تین ہزار درخواستیں اس کی طلب میں آئیں جب نواب صدر یار جنگ بہادر مولانا حاجی محمد حبیب الرحمن خاں شروانی کو مسلمانوں کی اس رجحان و شوق کا حال معلوم ہوا تو ممدوح نے بغرض حصولِ ثواب دو ہزار جلدیں اپنے صرف سے طبع کرائیں اور رفاہ عام کے خیال سے اس کی بہت کم قیمت رکھی ہے تاکہ ہر شخص آسانی سے اس کو خرید کر اپنے مولیٰ و آقا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاکیزہ حالات معلوم کر سکے۔ یہ کتاب اس لائق ہے کہ خوش حال مسلمان اس کی سیکڑوں جلدیں خرید کر مکتبوں، مسجدوں اور غریب مسلمانوں میں تقسیم کر کے ثواب دارین حاصل کریں۔ قیمت ۔ ۵/

ملنے کا پتہ محمد مقتدی خاں شروانی علی گڑھ

۲۰۔۳۴۴

شروانی بک ڈپو

بفضل خدا شروانی پرنٹنگ پریس کے ساتھ ایک بک ڈپو بھی شروانی بک ڈپو کے نام سے قائم ہے جس میں اردو کے نامور و مستند قدیم و جدید اہلِ قلم کی تصانیف موجود ہیں اور بکفایت ہدیہ ہوتی ہیں اور معقول رقم کی خریداری پر مناسب کمیشن بھی دیا جاتا ہے۔ بڑوں، بچوں اور خواتین کے مطالعہ کے لائق صرف سنجیدہ اور اعلیٰ مذاق کی اپنی اور دیگر مطابع و کتاب خانوں کی کتابیں رکھی جاتی ہیں۔ کتابوں کی فہرست اور جملہ خط و کتابت کے لئے پتہ:

محمد مقتدیٰ خاں شروانی، علی گڑھ